

بکرا کرنے کے بجائے گائے میں بھی حصہ لیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح سب کا ایک ساتھ حقیقہ کرنا بھی ضروری نہیں اور اگر حقیقہ کرنا آپ کے لیے مشکل ہے تو اس کا ترک کرنا بھی آپ کے لیے جائز ہے، اس میں شرعاً کوئی گناہ نہیں۔ (مولانا محمد حسان اشرف عثمانی)

خواتین کے لیے زیارتِ قبور

س: ہمارے ہاں کچھ اہل علم کہتے ہیں کہ عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت کرنا منع ہے۔ اس سلسلے میں وہ ایک حدیث کا بھی حوالہ دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ کتاب و سنت کی روشنی میں اس مسئلے کی وضاحت کریں۔

ج: خواتین قبروں کی زیارت کے لیے قبرستان جاسکتی ہیں بلکہ قبروں کی زیارت کرنا مستحسن اور مستحب امر ہے، بشرطیکہ شرعی آداب و حدود کو ملحوظ رکھا جائے، یعنی ستر و حجاب کی پابندی کی جائے، گریہ و زاری سے گریز کیا جائے۔ اگرچہ پہلے مردوں اور عورتوں کو قبروں کی زیارت سے منع کیا گیا تھا لیکن بعد ازاں یہ ممانعت ختم کر دی گئی۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ”میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، اب ان کی زیارت کیا کرو“۔ (مسلم، ۲۲۶۰)

ایک حدیث میں اس کی وجہ بیان کی گئی ہے کہ قبروں کی زیارت کرنا دنیا سے بے رغبتی پیدا کرتا ہے اور آخرت کی یاد دہانی پیدا ہوتی ہے۔ (ابن ماجہ: ۱۵۷۱)

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں زیارتِ قبور سے روکا تھا لیکن اب تم ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ ایسا کرنے سے دل میں رقت پیدا ہوتی ہے، آنکھیں پرنم ہوتی ہیں اور آخرت کی یاد آتی ہے۔ (مسند درک حاکم: ج ۱، ص ۳۷۶)

ان احادیث سے ظاہر ہے کہ جس طرح ممانعت مرد و زن دونوں کے لیے تھی اسی طرح زیارتِ قبور کا حکم بھی دونوں کے لیے ہے۔ علاوہ ازیں رسول اللہ نے زیارتِ قبور کے جو مقاصد بیان فرمائے ہیں خواتین کو بھی ان کی اتنی ہی ضرورت ہے جتنی مردوں کو ہے۔ لہذا اگر خواتین

ان مقاصد کے حصول کے لیے قبرستان جانا چاہیں تو انہیں کیوں کر روکا جاسکتا ہے۔ ایک مرتبہ سیدہ عائشہؓ نے رسول اللہ سے دریافت کیا کہ قبروں کی زیارت کے وقت کون سی دُعا پڑھیں، تو آپؐ نے انہیں زیارتِ قبور کی مسنون دُعا سکھائی۔ (مسلم، الجنائز، ۲۲۵۶)

اگر عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت کرنا منع ہو تو آپؐ واضح طور پر انہیں دعا سکھانے کے بجائے کہہ دیتے کہ قبروں کی زیارت جائز نہیں۔ اس سے بھی زیارتِ قبور کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ پھر سیدہ عائشہؓ کا موقف یہی ہے کہ عورتیں بھی مردوں کی طرح قبروں کی زیارت کر سکتی ہیں۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپؐ اپنے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکرؓ کی قبر کی زیارت سے واپس آئیں تو کسی نے آپؐ سے کہا کہ عورتوں کے لیے تو قبروں کی زیارت کرنا درست نہیں۔ تو آپؐ نے جواب دیا: رسول اللہ نے ہمیں اس کی اجازت فرمادی تھی۔ (مسند درک الحاکم، ج ۱، ص ۳۷۶)

البتہ انہیں خاوند کی اجازت لے کر جانا چاہیے اور بار بار جانے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

واللہ اعلم! (مولانا ابو محمد عبد الستار)

کرسی پر سجدہ

س: کرسی پر نماز پڑھنے والے جب سجدہ کرتے ہیں تو کہنیوں کو گھٹنوں پر رکھتے ہیں۔

بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں سجدہ کے لیے ہاتھ رکھنے کا یہی طریقہ اختیار کرنا صحیح

ہے یا گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر رکوع کی طرح سجدہ کرنا چاہیے؟

ج: کرسی پر نماز پڑھنے والا شخص جب سامنے میز وغیرہ رکھ کر اس پر سجدہ نہ کر سکتا ہو تو وہ

اشارے سے سجدہ کرے اور رکوع سے زیادہ سر کو جھکائے۔ یہ اس کے لیے سجدے کے قائم مقام

ہے۔ جہاں تک ہاتھ رکھنے کا تعلق ہے تو چونکہ اس کا وظیفہ صرف سر کو جھکانا ہے اور ایسے مریض سے

بینات [یعنی مخصوص طریقے سے رکوع اور سجدہ کرنا] ساقط ہو جاتی ہیں۔ اس لیے اس پر لازم نہیں

ہے کہ وہ کہنیاں گھٹنوں پر رکھ کر (حقیقی سجدے کی طرح) ہاتھوں کو پھیلانے بلکہ اس طرح سر کو

جھکائے کہ ہاتھ گھٹنوں پر رہیں۔ ہاتھوں کو پھیلانے کی ضرورت نہیں اور اگر پھیلانے لے تو کوئی ممانعت

نہیں۔ (مولانا محمد حسان اشرف عثمانی)